

**خواتین اور مرد رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد میں فرق بڑھ گیا**

**خواتین ووٹرز کی رجسٹریشن ہنگامی بنیادوں پر کی جائے : فافن**

اسلام آباد : 25 نومبر 2015 : گزشتہ دو سالوں کے دوران ملک میں خواتین اور مرد رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد میں فرق پہلے کے مقابلے میں مزید بڑھ گیا ہے ۔ مئی 2013 میں مردوں کے مقابلے میں رجسٹرڈ خواتین ووٹرز کی تعداد ایک کروڑ 9 لاکھ 70 ہزار کم تھی جو اس سال ستمبر کے اختتام تک 1 کروڑ 16 لاکھ 50 ہزار تک پہنچ گئی ہے ۔ فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک ( فافن ) کی طرف سے جاری ایک تجزیئے میں ان اعدادوشمار کی روشنی میں سیاسی جماعتوں اور الیکشن کمیشن پر زور دیا گیا ہے کہ عام انتخابات 2018 سے قبل خواتین ووٹرز کی زیادہ سے زیادہ رجسٹریشن کو یقینی بنایا جائے ۔

فافن نے الیکشن کمیشن آف پاکستان پر زور دیا ہے کہ ملک بھر میں خواتین ووٹرزکی ہنگامی بنیادوں پر رجسٹریشن کیلئے ویمن ووٹرز رجسٹریشن ایمرجنسی نافذ کی جائے ۔ فافن نے مطالبہ کیا ہے کہ خواتین ووٹرز کی رجسٹریشن کے عمل کو تیز رفتار بنانے کیلئے الیکشن کمیشن ملک بھر میں نادرا ، سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی تنظیموں کا تعاون حاصل کرے ۔ فافن کے مطابق اس وقت جبکہ عام انتخابات 2018 کے انعقاد میں کافی وقت ہے الیکشن کمیشن کی قیادت کوآگے بڑھ کر پاکستان کی تمام خواتین ووٹرز کے حق رائے دہی کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات کرنیکی ضرورت ہے۔

اس عمل میں نادرا کی شرکت اس لئے بھی انتہائی ضروری ہے کہ ملک بھر میں بہت سی خواتین کے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ بنے ہی نہیں یا پھر وہ انہیں بنوانے سے گریزاں ہیں جبکہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ بطور ووٹر رجسٹرڈ ہونیکی بنیادی شرط ہے ۔ فافن کے مطابق خواتین کی بہت بڑی تعداد کے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ نہ بننا بھی مرد اور خواتین رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد میں اس فرق کا ایک بڑا سبب ہے ۔ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ جو کہ خواتین کیلئے کئی دوسرے فوائد حاصل کرنیکا بھی ایک ذریعہ ہے کو بنانے کا واحد ذمہ دار ادارہ نادرا ہے ۔

مرداور خواتین ووٹرز کی رجسٹریشن کے مابین بڑھتا ہوا فرق تشویشناک ہے کیونکہ ملک میں شہریوں کو سیاسی اور انتخابی حوالے سے با اختیار بنانے کیلئے شہریوں کا بطور ووٹر رجسٹر ڈ ہونا ایک بنیادی قدم ہے ۔ فافن کے مطابق اسکے باوجود کہ 2013 سے 2015 کے دوران رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد 68 لاکھ 30 ہزار بشمول 37لاکھ 40 ہزار مرد اور 30 لاکھ 7 ہزار خواتین ووٹرز بڑھی ہے اسکے با وجود عام انتخابات 2013 سے ستمبر 2015 تک مرد اور خواتین رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد کا فرق 6لاکھ 80 تک بڑھ چکا ہے ۔

عام انتخابات 2013 میں ملک بھر میں رجسٹرڈ ووٹرز کی مجموعی تعداد 8 کروڑ 62 لاکھ 50 ہزار تھی جس میں 4 کروڑ 86 لاکھ 10 ہزار مر ووٹرز اور 3 کروڑ 76 لاکھ 30 ہزار خواتین ووٹرز شامل تھیں ۔ مقامی حکومتوں کے انتخابات سے کچھ عرصہ قبل ستمبر 2015 میں الیکشن کمیشن کی طرف سے جاری رجسٹرڈ ووٹرز کے اعدادوشمار کے مطابق اب اس وقت ملک میں ووٹرز لسٹ پر موجود ووٹرز کی مجموعی تعداد 9 کروڑ 30 لاکھ 7 ہزار ہے جن میں مرد ووٹرز کی تعداد 5 کروڑ 23 لاکھ 60 ہزار جبکہ خواتین ووٹرز کی تعداد 4 کرورڑ 7 لاکھ ہے ۔ اس طرح مرد اور خواتین رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد میں موجودہ فرق 1 کروڑ 16 لاکھ 50 ہزار ہے ۔

فافن کے تجزیئے کے مطابق پنجاب میں مرد اورخواتین رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد کا فرق 2013 میں 61 لاکھ 60 ہزار تھا جو 2015 میں بڑھ کر 65 لاکھ ہوگیا ہے ۔ سندھ میں یہ فرق 2013 میں 19 لاکھ اسی ہزار تھا جو 2015 میں بڑھ کر 21 لاکھ ہوگیا ہے ۔ خیبر پختون خوا میں 2013 میں یہ فرق 17 لاکھ 40 ہزار تھا جو 2015 میں بڑھ کر 18 لاکھ 80 ہزار ہو گیاہے ۔ بلوچستان میں 2013 میں مرد اور خواتین رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد کا فرق 4 لاکھ 91 ہزار تھا جو 2015 میں بڑھ کر 4 لاکھ 94 ہزار ہوگیا ۔ اسی طرح 2013 میں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کی حدود میں مرد اور خواتین رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد کا فرق 46ہزار 113 تھا جو 2015 میں بڑھ کر 55 ہزار 308 ہو گیا ہے تاہم فافن کے مطابق اس عرصے کے دوران وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقے میں مرد اور خواتین ووٹرز کی رجسٹریشن کا فرق پہلے کے مقابلے میں کچھ کم ہوا ہے ۔ فاٹا میں 2013 میں مرد اور خواتین رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد کا فرق 5 لاکھ 49 ہزار 5 سو 49 تھا جو 2015 میں 5لاکھ 36 ہزار 2 سو 39 ہو گیا ہے ۔